دار الافتاء
جامعہ علوم اثریہ جہلم

آپ کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر محمد یعقوب صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں فتوی حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور بھیجیں ۔ شکریہ

سوال نمبر۱۔ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریشیوں پر اللہ کی لعنت کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس سے منع فرمادیا کہ شاید انکی اولاد میں سے کوئی مسلمان ہوجائے ؟

جواب۔ قریش پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا ذکر ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان (لیس لک من الامر شئی) کے تحت امام بخاری کتاب التفسیر میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے ذیل کی روایت لائے ہیں ۔

(عن سالم بن عبد اللہ یقول، کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی صفوان بن امیۃ وسہیل و الحارث بن ھشام فنزلت، لیس لک من الا مر شیئی). بخاری شریف ج ۲ ص ۵۸۲

یعنی آپ نے ان قریش کے خلاف یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ۔ اتنی سی بات تو احادیث میں مذکور ہے لیکن یہ الفاظ کہ ، ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی مسلمان پیدا ہوں ۔ ہماری نظر سے نہیں گزرے ۔

سوال نمبر۲۔ عام لوگوں میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی عورت نے پوچھا کہ کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا یا نہیں ؟ جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : کہ اس عورت کے ہاں بیٹا نہیں ہوگا ۔ پھر ایک بزرگ کے کہنے پر اس عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہوگیا ؟؟؟

جواب۔ یہ واقعہ اپنے سیاق و سباق کے اعتبار سے موضوع (من گھڑت ، جھوٹ) معلوم ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (لا یبدل القول لدی) لہذا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں کہ بیٹا نہیں ملے گا اور دوسری جانب کسی بزرگ کی دعا پر مل جائے اور اس واقعہ میں انبیاء کی توہین کا پہلو بھی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو دوسرے تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے جب کہ واقعہ میں ایک بزرگ کو نبی پر فوقیت دی گئی ہے ۔

سوال نمبر۳۔ ابن ماجہ میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجات میں آپؐ کا وسیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا آپؐ کا وسیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے ؟

جواب۔ یہ درست ہے کہ حضرت عثمان بن حنیفؓ سے ابن ماجہ میں روایت موجود ہے لیکن یہ واقعہ آپکی زندگی سے تعلق رکھتا ہے ۔ جیسے حدیث کے شروع میں ذیل کے الفاظ سے واضح ہے (ان رجلاً ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ لی الخ) ابن ماجہ صفحہ ۹۹